مولانا ڈاکٹر محمد امجد تھانوی

پاکستان میں تباہی ' اجتماعی توبہ استغفار اور دعا کی ضرورت

حال ہی میں پاکستان کے بیشتر علاقوں میں آنے والے قیامت خیز زلزلوں میں کئی ہزار افراد جان بحق ہو چکے ہیں جبکہ زخمیوں کی تعداد بھی ہزاروں میں بتائی گئی ہے۔ یہ زلزلے اسلام آباد' سرحد' پنجاب' شمالی علاقہ جات اور آزاد کشمیر میں آئے ہیں۔ جس سے پورے پاکستان کی عوام نہ صرف متاثر ہوئی بلکہ پورا ملک غم اور سوگ میں مبتلا ہے۔ آزاد کشمیر میں خاص طور پر سب سے زیادہ تباہی ہوئی جہاں بیسیوں دیہات صفحۂ ہستی سے مٹ گئے اور سینکڑوں عمارات زمین بوس ہوگئیں۔ اسی طرح صوبہ سرحد کے ضلع مانسہرہ' شانگلہ' بالاکوٹ اور کوہستان میں سب سے زیادہ جانی و مالی نقصان ہوا۔ پہاڑی تودے گرنے سے بعض اہم سڑکیں بالکل بند ہوگئیں لیکن مسلح افواج کے انجینئر قابلِ مبارکباد ہیں جنہوں نے فوری طور پر سڑکیں بنانے کا کام شروع کردیا ہے۔ اسلام آباد میں رہائشی ٹاورز زمین بوس ہونے کی وجہ سے سینکڑوں افراد زخمی اور موت کے منہ میں چلے گئے۔ مانسہرہ میں ایک اسکول کی چھت گر جانے سے چار سو طالبات اللہ تعالیٰ کو پیاری ہوگئیں۔ مظفر آباد میں ڈسٹرکٹ کوٹ کی عمارت گر جانے کی وجہ سے جج سمیت کافی افراد ہلاک ہو گئے۔ لاہور میں تین منزلہ پلازہ اور مکان گرنے سے درجنوں افراد ہلاک و زخمی ہوئے۔ پنجاب کے بعض علاقے جن میں فیصل آباد' ملتان' جھنگ' گوجرانوالہ' سیالکوٹ' سرگودھا' اوکاڑہ' ڈیرہ غازی خان' نارووال' اور بہاولپور شامل ہیں ان میں بھی زلزلے کے شدید جھٹکے محسوس کئے گئے۔

اس سانحہ میں پاک افواج کے کئی سو نوجوان شہید اور زخمی ہوئے متاثرہ علاقوں میں بجلی' گیس' اور ٹیلی فون کا نظام درہم برہم ہوکر رہ گیا' اور بہت سی عمارات میں لوگ ابھی تک پھنسے ہوئے ہیں۔ ریکٹر اسکیل پر 7.6 طاقت کا یہ زلزلہ پاکستان کا بدترین اور 2005ء میں دنیا کا چوتھا بڑا زلزلہ ہے۔ جان بحق ہونے والے اور زخمی ہونے والوں کے علاوہ متاثرین کی تعداد لاکھوں میں پہنچی ہے جو ایک قومی نقصان ہے۔ جس دن پاکستان میں زلزلے کی وجہ سے یہ تباہی ہوئی اسی دن افغانستان' ہندوستان' جاپان' انڈونیشیا اور مقبوضہ کشمیر میں بھی زلزلہ آیا جس سے سینکڑوں افراد جان ہاتھ دھو بیٹھے اور اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوگئے۔ پاکستانی عوام ان تمام آفاتِ الٰہی کو جھیلنے کے ساتھ ساتھ دوسرے ممالک میں اس خطرناک زلزلے میں ہلاک ہونے والوں کی موت پر پوری طرح ان کے ساتھ ہیں اور ان کے لئے ہمدردی کے

جذبات کے ساتھ ساتھ ان کے دکھ میں برابر کے شریک ہو کر تعزیت پیش کرتے ہیں۔

پاکستان کی حکومت اور عوام نے اس مصیبت اور پریشانی میں جس احساس ذمہ داری یکجہتی اور نظم و ضبط کا مظاہرہ کیا ہے اس کی وجہ سے پوری قوم متحرک ہوگئی۔ نوجوانوں نے پہاڑی علاقوں اور شہروں میں اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے عمارات کے ملبوں میں دبے ہوئے لوگوں کو نکالا' پوری دنیا میں یہ منظر ٹی وی کے مختلف چینلز پر دیکھا گیا' کہ ان کاموں کے ساتھ ساتھ اسپتال کے باہر خون دینے والے نوجوانوں کی قطاریں لگی ہوئی ہیں۔ سیاسی پارٹیوں' مخیّر افراد اور سماجی تنظیموں کی طرف سے فوری طور پر امدادی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ نقدی اور امدادی سامان کے علاوہ ڈاکٹروں اور نرسوں کی ٹیمیں مختلف جگہوں پر از خود منظم ہو کر روانہ ہوگئیں۔ یہ تمام چیزیں ایسے وقت میں متاثرین کی حوصلہ افزائی کے لئے بے حد ضروری ہیں۔

اس مشکل وقت میں اقوام متحدہ' OIC' امریکہ' سعودی عرب' ترکی' ایران' برطانیہ' آئرلینڈ' جرمنی اور ہمارے پڑوسی ملک ہندوستان نے مدد کی پیشکش کی ہے اس پر پاکستانی قوم ان تمام ممالک کے لئے اظہار تشکر کے جذبات رکھتی ہے۔

زلزلے میں قدرتی آفات انسانی طاقت سے باہر ہیں۔ جن کی قبل از وقت تیاری عموماً نہیں ہوتی۔ اس سانحہ کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے امتحان اور آزمائش سمجھنا چاہیے۔ جو قومیں ایسے حادثات کے موقع پر صبر اور استقامت کا مظاہرہ کرتی ہیں اور تعمیر نو کے عزم کے ساتھ جدوجہد جاری رکھتی ہیں تو اس وقت اللہ تعالیٰ ان کی یقینی طور پر مدد کرتا ہے۔ مسلمانوں کا اس پر مکمل ایمان اور عقیدہ بھی ہے۔ بعض اوقات ایسی پریشانیاں قوم کی تبدیلی کا ذریعہ بن جاتی ہیں اور بحیثیت قوم اس کے تمام اختلافات' تعصبات' رنجشوں اور باہمی قطع تعلق کو ملا کر فرد واحد کی طرح متحد اور متفق ہو کر اللہ تعالیٰ سے اپنی کوتاہیوں کی معافی مانگتے ہیں۔ اور اس مشکل وقت میں اسی کا سہارا لیتے ہوئے مستقبل کی کامیابی کے لئے اللہ تعالیٰ کی مدد مانگی جاتی ہے۔

پاکستان میں رہنے والے عوام ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں شریک ہیں اور باہمی احترام رواداری اور انسانیت کی آبیاری کر رہے ہیں جس کی تعلیم ہمارے دین اور حضرت محمد ﷺ نے دی ہے۔ اس سے قبل قوموں کو جگانے کے لئے اور اللہ کے احکامات کی جانب لوگوں کی متوجہ کرنے کے لئے ایک طوفان سونامی کے نام سے آیا۔ جنوب مشرقی ایشیاء کے کئی شہر تباہ ہوئے اور ہزاروں لوگ موت کے منہ میں چلے گئے۔ امریکہ میں طوفانی ہوائیں چلیں اور ان ہواؤں نے دنیا کے مضبوط ترین ملک کے جدید ترین شہروں کو تباہ کر دیا' ان واقعات پر کچھ روشن خیال دانشوروں نے ان کا مذاق اڑایا لیکن جب 8/ اکتوبر کو پاکستان کے کئی شہروں کی زمین کانپنے لگیں تو سب اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے لگے۔ اس طرح ہمارے مالکِ حقیقی نے ہمارے سامنے یہ اعلان کیا ہے کہ نہ پانی ہمارے قبضۂ قدرت ہے نہ

ہوائیں ہمارے قابو میں ہیں اور نہ زمین پر بنی ہوئی مضبوط ترین عمارات ہمارے لئے محفوظ پناہ گاہیں ثابت ہوسکتی ہیں' ہم تو ایک بے بس اور کمزور انسان ہیں جو بغیر کسی وجہ کے طاقت اور اقتدار کے گھمنڈ میں سب کچھ بھول جاتے ہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بنائے ہوئے قوانین اور اصولوں کا سرِ عام مذاق اڑاتے ہیں اور اب تو ہمارے ملک میں خاص طور پر ٹی وی کے اکثر و بیشتر چینل عریانی اور فحاشی میں ید طولی رکھنے کی صلاحیت حاصل کررہے ہیں اور ہمیں یہ خود اندازہ نہیں کہ ہم اپنے آپ اور اپنی نسل کو کس جانب لے جارہے ہیں۔ کیا اس بے حیائی سے اور عریانیت سے ہمیں کوئی ترقی یا تمغے ملنے کے امکانات ہیں؟ ہرگز نہیں کیونکہ یہ مسلمانوں کا شیوہ نہیں بلکہ اللہ کے غیظ وغضب کو متوجہ کرنے کا طریقہ ہے۔ ہمیں تمام توقعات حکومت سے وابستہ نہیں کرنا چاہئیں بلکہ اپنی ذمہ داریوں کا احساس بھی کرنا چاہیے۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ امریکہ جیسی سپر پاور اپنے تمام تر حکومتی شان وشوکت کے ساتھ امدادی سرگرمیوں میں اپنے عوام کی توقعات پر پورا نہیں اتر سکی' پاکستان کی حکومت اس حادثے پر اپنا فرض ضرور ادا کرے گی لیکن ہمیں بھی اپنا فرض یاد کرنا ہوگا۔ ایک انسان اور مسلمان ہونے کی وجہ سے حکومت کے ذرائع کا انتظار کئے بغیر متاثرہ علاقوں میں امداد پہنچانے کے لئے ہمیں خود بھی پیش رفت کرنی چاہیے اور یہ بھی ذہن میں رکھنا چاہیے کہ اس تباہی کے پیچھے کیا محرکات موجود تھے۔

اگر ہم اپنی زندگی کا جائزہ لیں تو ایسا تو نہیں ہے کہ ہمارے کسی جھوٹ' فریب' غیبت' منافقت یا عریانیت سے اور پاک سرزمین پر اللہ تعالیٰ کی حکم کی نافرمانیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے زمین کو ہلا کر رکھ دیا کیونکہ بحیثیت قوم ایک ایسی قوم تو بن چکے ہیں کہ جس کے پاس قائدین کی بہتات ہے لیکن قیادت کا فقدان ہے' ہم پہلے اسلام' اللہ تعالیٰ اور حضور اکرم ﷺ کے نام پر مسلمانوں سے ووٹ حاصل کرتے ہیں' پھر اسمبلی میں دست وگریبان ہوجاتے ہیں اور ضلعی نظامتوں کے سلسلوں میں بھی ایسا ہی کردار ادا کرتے ہیں۔ ہمارے سامنے ناانصافی اور ظلم ہوتا رہتا ہے' جھوٹ بولا جاتا ہے' کرپشن ہوتی ہے اور روشن خیالی کے نام پر بے حیائی فروغ پاتی ہے' لیکن ہم خاموش تماشائی بن کر اپنے کاموں میں مگن ہوجاتے ہیں۔ مسلمان مسلمان پر فائرنگ کرتا ہے' مساجد اور امام بارگاہوں میں دھماکے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اور ملک کے مفاد پرستوں کو زلزلے کے ان جھٹکوں کے ذریعے یہ پیغام دیا ہے کہ ہم بحیثیت قوم وہ کام نہ کریں جو اللہ تعالیٰ نے ناپسند فرمائے ہیں۔ ہمیں زلزلے کے متاثرین کی مدد کے ساتھ ساتھ اپنا ذاتی جائزہ بھی لینا چاہیے۔

ے آخر ان راہوں سے شکوے کیا کرنا
ہم کو چلنا ہے' سو چلتے جائیں ہم

ے جن لوگوں کو چاہو وہ کھو جاتے ہیں
اس دنیا میں اکثر ایسا ہوتا ہے